کابل اور جلال آباد کی رونقیں بحال ہو رہی ہیں

طالبان حکومت ٹیکس لگانے سے گریز کر رہی ہے

طالبان حکومت طویل خشک سالی: اقوام متحدہ اور امریکہ کی اقتصادی پابندیوں اور شمالی اتحاد سے جنگ جیسی تین بڑی آزمائشوں سے دوچار ہے

افغانستان کی تعمیر نو رک گئی ہے' سڑکیں کھنڈرات کا نمونہ پیش کرتی ہیں' مخیر حضرات اور عرب ممالک اس سلسلہ میں بھرپور مدد کریں

کابل یونیورسٹی میں چھ ہزار سے زائد طلبہ زیر تعلیم ہیں' فنڈز کی فراہمی کی صورت میں کالج اور یونیورسٹی کی سطح پر طالبات کو تعلیم دلانا چاہتے ہیں

اقوام متحدہ کی سالانہ دو سو ملین ڈالر امداد میں سے اسی فیصد رقم اس امداد کو خرچ کرنے والے اداروں کے انتظامی اخراجات پر صرف ہوتی ہے: زاہد الراشدی

شہر کی مرکزی جامع مسجد کے خطیب اور پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی گذشتہ ہفتے خاموشی سے افغانستان سے ہو آئے اور انہوں نے یوم پاکستان بھی طالبان کے ساتھ منایا۔ وہ حرکۃ المجاہد الاسلامی کے ایک وفد کے ساتھ افغانستان گئے اور تین دن افغانستان میں گزارے' اس دوران انہوں نے کابل اور جلال آباد کے علاوہ سروبی اور قرہ باغ میں بھی مختلف حضرات سے ملاقاتیں کیں اور افغانستان کی تازہ ترین صورتحال کا مختلف حوالوں سے جائزہ لیا۔ "نوائے وقت" کے نمائندہ سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ اس سے قبل دو دفعہ کابل جا چکے ہیں اور اب تیسری بار انہیں کابل جانے کا اتفاق ہوا ہے۔ انہوں نے کابل اور جلال آباد دونوں کو پہلے سے بہتر حالت میں پایا ہے۔ ان شہروں کی رونقیں بحال ہو رہی ہیں' بازاروں میں چہل پہل ہے اور لوگ امن و سکون کے ساتھ کاروبار کر رہے ہیں۔ شمالی اتحاد کے ساتھ طالبان کی جنگ پہلے بالکل کابل کے دروازے پر تھی اسلئے ہر وقت شہر میں خوف و ہراس کی کیفیت رہتی تھی لیکن اب یہ جنگ شہر سے کافی فاصلے پر بگرام ائرپورٹ کے قریب تک دھکیل دی گئی ہے اسلئے شہر میں جنگ کے اثرات پہلے سے کم دکھائی دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پشاور سے کابل تک اگر سڑک تعمیر ہو جائے تو اچھی گاڑی کا چھ گھنٹے کا راستہ ہے لیکن سڑک کم و بیش ساری کی ساری اکھڑی ہوئی ہے اور پتھروں اور کھنڈوں پر مشتمل کچے راستے کی شکل اختیار کر چکی ہے اسلئے اب یہ راستہ تقریباً دس بارہ گھنٹے میں طے ہوتا ہے اور عام گاڑی بھی اس پر آسانی سے نہیں چل سکتی۔ انہوں نے کہا کہ طالبان کی حکومت اس وقت تین طرف سے آزمائش کی شکار ہے۔ طویل عرصہ سے بارش نہیں ہوئی اور مسلسل خشک سالی ہے' اقوام متحدہ اور امریکہ نے اقتصادی پابندیاں عائد کر رکھی ہیں اور شمالی اتحاد کے ساتھ جنگ کسی وقفہ کے بغیر چل رہی ہے اسلئے افغانستان کی تعمیر نو کا کام رکا ہوا ہے اور پشاور کابل روڈ کی تعمیر جیسے اہم اور ضروری منصوبے بھی کھٹائی میں پڑے ہوئے ہیں۔ بین الاقوامی ادارے اور مغربی ممالک جن شرائط کے ساتھ طالبان کی حکومت کو امداد دینا چاہتے ہیں ان شرائط کو قبول کرنا طالبان کیلئے مشکل ہے کیونکہ امارت اسلامی افغانستان کی حکومت انسانی حقوق اور اقوام متحدہ کے چارٹر کے نام پر ملک میں شرعی قوانین کے نفاذ کے پروگرام میں کوئی لچک پیدا کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں اور ان کا موقف یہ ہے کہ جیسا کہ افغان نائب صدر ملا محمد حسن نے ہمارے ساتھ ملاقات کے دوران واضح کیا کہ ہم وہی اسلام نافذ کر رہے ہیں جو حضرات صحابہ کرامؓ کے دور میں نافذ تھا اسو ر اس میں کوئی لچک پیدا کرنے کیلئے ہرگز تیار نہیں ہیں جبکہ دوسری طرف اقوام متحدہ اور دیگر عالمی ادارے اور مغربی حکومتوں کا تقاضہ ہے کہ طالبان انسانی حقوق کے اس فلسفہ کو قبول کریں جو اس وقت مغرب میں نافذ ہے اسی طرح طالبان کی حکومت مالی امداد اور قرضوں کے عنوان سے کسی ایسے جال میں پھنسنے سے گریز کی کوشش کر رہی ہے جس کا نتیجہ عالمی بنک اور آئی ایم ایف کے شکنجے کو قبول کرنا ہو اور دیگر غریب اور ترقی پذیر ممالک کی طرح افغانستان بھی ان عالمی اداروں کی شکارگاہ بن جائے۔ انہوں نے کہا کہ افغان نائب صدر ملا محمد حسن نے ہمارے وفد کے ساتھ ملاقات کے دوران اس صورتحال کی طرف توجہ دلائی اور مسلم ممالک اور عالم اسلام کے مخیر اداروں اور افراد سے اپیل کی ہے کہ وہ اس خلا کو پر کرنے کیلئے آگے بڑھیں اور امارت اسلامی افغانستان کو اس بحران سے نکالنے کیلئے بھرپور مدد کریں۔ افغان نائب صدر نے اس ملاقات میں علماء کرام' دانشوروں' صحافیوں اور تاجر

شہ زوروں کے شہر سے

اعجاز میر

حضرات پر زور دیا ہے کہ وہ افغانستان آکر حالات کا جائزہ لیں اور اس پراپیگنڈہ کی حقیقت دیکھیں جو ورلڈ میڈیا طالبان کی حکومت کو بدنام کرنے کیلئے مسلسل کر رہا ہے اور اس کے علاوہ ہمارے مسائل' ضروریات اور مشکلات کا خود مشاہدہ کر کے تعاون کے امکانات اور راستے تلاش کریں۔ مولانا زاہد الراشدی اور ان کے رفقاء نے طالبان حکومت کے نائب صدر ملا محمد حسن کے علاوہ جن شخصیات سے ملاقاتیں کیں ان میں سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مولانا نور محمد ثاقب' کابل یونیورسٹی کے چانسلر مولانا پیر محمد روحانی اور معروف افغان کمانڈر مولانا ارسلان رحمانی بھی شامل ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ افغانستان میں ابتدائی عدالت سے لے کر سپریم کورٹ تک تمام عدالتیں پورے نظم و ضبط کے ساتھ کام کر رہی ہیں اور قرآن و سنت اور فقہ حنفی کی بنیاد پر مقدمات کے فیصلوں میں مصروف ہیں۔ اس سلسلہ میں افغان چیف جسٹس نے بتایا کہ افغانستان کے عدالتی قواعد و ضوابط کے مطابق کسی بھی کیس میں مقامی عدالت دو ماہ کے اندر کیس کا فیصلہ کر دینے کی پابند ہے جبکہ اس کے خلاف اپیل پر ہائیکورٹ کو ایک ماہ میں سپریم کورٹ کو بیس دن کے اندر فیصلہ کرنا ہوتا ہے اور اس طرح ایک مقدمہ و قوعہ یا دعویٰ سے لے کر سپریم کورٹ تک کے سارے مراحل چار ماہ کے اندر طے کر لیتا ہے حتیٰ کہ عدالتی قواعد و ضوابط میں لکھا ہوا ہے کہ اگر کوئی جج مقررہ مدت کے اندر مقدمہ کا فیصلہ نہیں کرے گا اور کسی معقول عذر کے بغیر فیصلے میں تاخیر کرے گا تو وہ معزولی کے علاوہ تعزیری سزا کا بھی مستحق ہو گا۔ مولانا راشدی نے بتایا کہ ہم کابل یونیورسٹی بھی گئے اور یونیورسٹی میں طلبہ کی چہل پہل دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ یونیورسٹی کے چانسلر مولانا پیر محمد روحانی نے بتایا کہ اس وقت کابل یونیورسٹی میں ساڑھے چھ ہزار سے زائد طلبہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ جن میں سے تین ہزار کے قریب طلبہ ہاسٹلز میں مقیم ہیں اور کم و بیش تمام فیکلٹیز میں تعلیم جاری ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میڈیکل' انجینئرنگ اور دیگر فنی شعبوں میں سابقہ نصاب کے ساتھ "ثقافت اسلامی" کے نام سے قرآن و حدیث اور فقہ اسلامی کی ضروری تعلیم کا اضافہ کر دیا گیا ہے تاکہ ہر طالب علم اپنے شعبہ اور فن میں مہارت رکھنے کے ساتھ ساتھ ایک مسلمان کی حیثیت سے شرعی احکام اور مسائل سے بھی باخبر ہو اور ان کی بجا آوری کر سکے۔ مولانا روحانی نے کہا کہ طالبان حکومت کے بارے میں غلط طور پر یہ پراپیگنڈہ کیا جا رہا ہے کہ وہ عورتوں کی تعلیم کی مخالف ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمارے آنے تک کابل میں مخلوط تعلیم کا سلسلہ جاری تھا اور نصاب خالص سیکولر تعلیمات پر مبنی تھا اور یہ دونوں باتیں ہمارے لئے قابل برداشت نہیں تھیں اسلئے ہم نے لڑکیوں کی تعلیم کے ادارے وقتی طور پر بند کر دیئے جنہیں پرائمری سکول کی سطح پر دوبارہ شروع کر دیا گیا ہے۔ جس کے تحت ملک بھر میں ہزاروں بچیاں سکول کی تعلیم حاصل کر رہی ہیں جبکہ ہائی سکول اور کالج کی سطح پر لڑکیوں کی تعلیم کے الگ ادارے قائم کرنے کیلئے وسائل فراہم ہونے کے بعد ہم کسی تاخیر کے بغیر یہ سلسلہ شروع کر دیں گے۔ کابل یونیورسٹی کے چانسلر نے بتایا کہ اس سلسلہ میں اقوام متحدہ نمائندہ نے بھی ہم سے بات کی تھی اور میں نے انہیں یونیورسٹی لے جا کر وہاں کی صورتحال دکھائی کہ ہمارے پاس تو اس وقت طلبہ کی تعلیم کیلئے بھی ضرورت کے مطابق عمارتیں اور دیگر وسائل موجود نہیں ہیں۔ ہم اس حالت میں لڑکیوں کی تعلیم کا انتظام کیسے کر سکتے ہیں؟ ہاں اگر اقوام متحدہ اور دیگر ادارے ہمیں اس قدر فنڈز فراہم کر دیں کہ لڑکیوں کیلئے الگ عمارات کی تعمیر اور انہیں گھر سے باپردہ لانے اور لے جانے کا اہتمام کیا جا سکے تو ہمیں ہائی سکول' کالج اور یونیورسٹی کی سطح پر طالبات کی تعلیم شروع کرنے سے کوئی انکار نہیں۔ مولانا زاہد الراشدی نے بتایا کہ اس قدر مشکلات کے باوجود طالبان حکومت عوام پر ٹیکس لگانے سے گریز کر رہی ہے اور اشیاء صرف بالخصوص خورد و نوش کی اشیاء پر ٹیکس نہ ہونے کے برابر ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ کابل میں اس وقت چینی بارہ روپے فی کلو' گھی کا بڑا کنستر پانچ سو روپے' بکرے کا گوشت چالیس روپے فی کلو' پٹرول اٹھارہ روپے فی لٹر اور 80 کلو آٹے کی بوری سات سو روپے میں مل رہی ہے اور بالکل معمولی کسٹم ڈیوٹی ہونے کی وجہ سے جو گاڑی پاکستان میں تین ساڑھے تین لاکھ میں ملتی ہے وہ کابل میں ایک لاکھ روپے میں مل جاتی ہے اور اس کی سب سے بڑی وجہ ٹیکسوں کا نہ ہونا ہے لیکن اس کیلئے طالبان حکومت نے خود اشیاء اور قربانی سے کام لیا ہے اور وزراء اور دیگر اہلکار معمولی وظائف پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں حتیٰ کہ بعض وفاقی وزراء تک کی تنخواہیں پاکستانی کرنسی کے مطابق دو ہزار روپے سے زیادہ نہیں ہیں۔ مولانا زاہد الراشدی نے بتایا کہ بہت سی غیر ملکی این جی اوز افغانستان میں عوام کی فلاح و بہبود اور تعمیر نو کے نام سے کام کر رہی ہیں اور ان کے حوالہ سے بہت سے فنڈز آ رہے ہیں لیکن ان میں سے زیادہ فنڈز انتظامی اور غیر ترقیاتی کاموں پر صرف ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ ایک ذمہ دار دوست نے انکشاف کیا کہ افغانستان کیلئے اقوام متحدہ کی سالانہ دو سو ملین ڈالر امداد میں سے 80 فیصد رقم خود اس امداد کو خرچ کرنے والے اداروں کے انتظامی اخراجات پر صرف ہو جاتی ہے اور کم و بیش یہی حال دوسری این جی اوز اور اداروں کا بھی ہے۔ پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل نے کہا کہ امریکہ اور دیگر عالمی قوتیں افغانستان میں طالبان کی اسلامی حکومت کو ختم کرنے کیلئے پورا زور صرف کر رہی ہیں اور امریکہ نے اس سلسلہ میں اس سال کے آخر تک کا ٹارگٹ بھی دے دیا ہے اسلئے مسلم حکومتوں اور اداروں بالخصوص علماء کرام' دانشوروں' صحافیوں اور سرمایہ کاروں کو چاہئے کہ وہ آگے بڑھیں اور ایک اسلامی نظریاتی حکومت کو ناکامی سے بچانے کیلئے کردار ادا کریں۔

روزنامہ نوائے وقت لاہور (4) 23 اگست 2000ء